سوال

(409) نمازی کے آگے سے گزرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کے آگے کے سے گزرنا حرام ہے ةواه اس نےاپنے آگے سترہ رکھا ہویا نہ رکھا ہو کیونکہ اس حدیث سے یہ عموم ہوتا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

«لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف أربعین خیر الہ من أن یمر بین یدیہ "» (صحیح بخاری)

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو کہ اسے کتنا گناہ ہو گا اس کے لئے چالیس (سال) تک کھڑے رہنا گزرنے سے بہتر ہے "

فقہاء کی ایک جماعت نے مسجد حرام میں نمازی کے آگے کو مستثنی قرار دیا ہے کیونکہ کثیر ابن کیثر بن مطلب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ :

«رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حیال الحجر والناس یمرون بین یدیہ وفی روایة عن المطلب انہ قال : رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من سبعہ جاء حتی یحاذي الرکن بینہ وبین السقیفة فصلی رکعتیہ فی حاشیہ المطاف ولیس بینہ وبین الطواف احد» (ہذا حدیث ضعیف ۔ سنن ابی داود)

میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب طواف کے ساتویں چکر سے فارغ ہوئے تو آپ تشریف لائے اور آپ نے رکن کو اپنے اور سقیفہ کے درمیان کر لیا اور حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ کے اور لوگوں کے طواف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس سے اس سلسلہ میں وارد آثار کی ضرور تقویت ہوتی ہے اور رفع حرج کے دلائل کے عموم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ مسجد حرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کی صورت میں اثر وبیشتر حالات میں اور مشقت ہوگی ۔ (فتوی کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد 1